تقریر

لجنہ اماء اللہ، مالی قربانیوں میں سب سے آگے

کہیں زیور دیتی ہے اور کبھی جان تک لٹاتی ہے

خلیفہ کے سبھی حکموں پہ سر اپنا جھکاتی ہے

پیاری بہنو! مجھے آج "لجنہ اماء اللہ، مالی قربانیوں میں سب سے آگے" جیسے اہم موضوع پر اپنی گزارشات آپ کے سامنے پیش کرنی ہیں۔

سامعات! کوئی مادی تنظیم یا گروہ ہو، روحانی تنظیم ہو یا جماعت اس کو باحسن طریق چلانے کے لیے رقم کی ضرورت ہوتی ہے جو سیاسی لیڈر کے پیچھے چلنے والے یا روحانی فرستادوں پر ایمان لانے والے اپنے اخلاص ووفا سے مال نچھاور کرکے اس جماعت یا تنظیم کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے آج تک تمام انبیاء اور رُسل کی تاریخ اِن جیسے روح پرور واقعات سے بھری پڑی ہے جس کو لکھنے کے لیے ایک دفتر چاہیئے۔ لیکن آج مجھے اس مختصر سے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ کی بنائی ہوئی احمدی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کا تذکرہ مختصراً کرنا ہے جن کا آغاز حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگمؓ کی مالی قربانیوں سے اُس وقت ہوا جب ابھی یہ تنظیم اپنے ابتدائی دن گزار رہی تھی۔ آپؓ نے اپنے گھر کا حصہ بھی مدرسۃ البنات کے لئے وقف کیا اور اپنا زیور اور کئی ہزار رقم لجنہ اور ممبرات کی فلاح و بہبود کے لئے پیش کیا۔

سامعات! اس کے بعد عورتوں کی وہ مالی قربانیاں بڑی شان کے ساتھ دیکھنے کو ملیں جن پر ہر احمدی عش عش کر اُٹھتا ہے اور ایک خاتون مبارکہ کی مالی قربانی اب ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں تبدیل ہوگئی ہے جس کے آگے بند باندھنا انسانی حدبست کا کام نہیں۔

بعض میدانوں میں عورتیں، مردوں سے بازی لے گئی ہیں۔ خلافت کے پلیٹ فارم سے کسی مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کا اعلان ہو۔ مریم فنڈ، بلال فنڈ کا اعلان ہو یا کسی اور تحریک کا تو مرد تو یہ سوچ کر گھر آتے ہیں کہ میں جاکر قربانی کروں گا یا وعدہ لکھوا دوں گا مگر ہماری وفا شعار بہنوں نے تو خطبہ یا خطاب کے دوران ہی ہاتھوں سے سونے کی انگوٹھیاں، کانوں سے بالیاں اور گلے کے ہار اُتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیے کہ کب کوئی نمائندہ یا عہدیدار ملے جس کے ہاتھوں میں اسے تھما کر اس قرض کو اپنے سے الگ کریں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ گھر پہنچ کر اپنے خاوندوں کی اجازت سے باقی کا زیور بھی خلیفہ وقت کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ان میں غریب سے غریب اور مفلس خاتون بھی شامل ہیں اور امیر سے امیر زادی بھی۔

سجی ہے پہن کر تو لجنہ کا زیور

فدائیوں کو اپنا اجر مل گیا ہے

پیاری بہنو! دنیا کا کوئی بھی کونہ لے لیں، بڑی بڑی لجنہ تنظیموں کے ساتھ ساتھ چھوٹی سے چھوٹی تنظیم کا نام لے لیں جن میں روح پرور واقعات رقم کرنے والی لجنہ کی ممبرات

موجود نہ ہوں۔ انہی میں وہ وفا شعار خواتین بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنے حق مہر اور شادی پر ملنے والی سلامیاں اسلام احمدیت اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیے وقف کر دیں۔ یہی وہ قابل فخر قربانیاں ہیں جو جماعت احمدیہ کی مخلص خواتین کو احمدی احباب سے ممتاز کرتی ہیں کیونکہ احمدی عورتوں نے اپنے مردوں سے بہت بڑھ کر مالی قربانی کی اور دنیا بھر میں بیسیوں ایسی مساجد ہیں جو احمدی عورتوں کی مالی قربانیوں اور زیور وغیرہ سے تعمیر ہوئیں۔ اب تو ہسپتالوں کا قیام، دفاتر کی تعمیر، عائشہ دینیات کے مدرسے الغرض خواتین ہر میدان میں صف اوّل میں نظر آتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہمارا دشمن بھی ہکا بکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 مئی 2023ء کے خطبہ جمعہ میں محترمہ پروین اختر زوجہ غلام قادر صاحب مرحوم آف مانگا سیالکوٹ کا واقعہ سنایا کہ مرحومہ نے کچھ نومبائعین کے لیے ان کے ڈیرہ پر مٹی کا ایک تھڑا بنا کر گھر سے دری لا کر بچھا دی کہ یہ لوگ نماز پڑھ لیا کریں کیونکہ یہ کہتے تھے کہ ہم مسجد سے دور ہیں۔ اس تھڑے میں لازماً مرحومہ کی مالی قربانی کا بھی عمل دخل ہوگا۔

پیاری بہنو! انفاق فی سبیل اللہ جماعت احمدیہ میں نہ صرف مرد حضرات کا بلکہ احمدی عورتوں کا بھی بے مثال خاصہ رہا اور اب بھی ہے۔ مال و دولت کے لیے حریص دنیا میں رہتے ہوئے مال دینے کے لیے بے قرار رہنا صرف احمدی جانتے ہیں۔ لجنہ کو جب بھی کوئی تحریک کی گئی اپنی جمع پونجی، زیور، پسندیدہ اشیاء اللہ کی راہ میں دے کر آخرت کمالی۔ کیا الفضل کبھی بھول سکتا ہے کہ ایک غریب شہزادہ اپنی بیوی اور بیٹی کے سونے کے کڑے لے کر قادیان سے لاہور جاتا ہے اور انہیں بیچ کر اخبار کے لیے ابتدائی سرمایہ حاصل کرتا ہے اور پھر وہ اللہ پاک کا شکر کرتے ہوئے اس قربانی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے:

”کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔“

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل صفحہ 1)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تاثیر قدسی سے احمدی مستورات میں جو انقلاب پیدا کیا۔ اُن میں مالی قربانیوں کا ذکر بھی بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ 2 فروری 1923ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہا نے مسجد برلن جرمنی کی تعمیر کے لیے خواتین کو مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔ جس پر لبیک کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مستورات نے حیرت انگیز اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے لیے حضورؓ نے 50 ہزار روپیہ تین ماہ میں اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ اس تحریک نے احمدی خواتین کے مطمع نظر کو یکسر اتنا بلند کر دیا کہ ان میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا ہو گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں تھی۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 116-118)

گیمبیا کی ایک ستاون سالہ بوڑھی خاتون نے دو سو ڈلاسی چندے میں ادا کر دیئے جو اس نے اپنے خاندان کے کھانے کے لیے رکھے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت اسلام کی تبلیغ کی خاطر وہ اپنی بھوک کو قربان کرتی ہیں۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان کے بیٹے نے جو سوئٹزرلینڈ میں رہتا تھا بارہ ہزار ڈلاسی ان کو بھیج دیئے حالانکہ ان کے بیٹے کا چھ ماہ سے زیادہ عرصہ سے ان سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ ماں کا مالی لحاظ سے برا حال تھا لیکن اسی موقع پر ایسا ہوا۔

(خطبہ جمعہ 4 نومبر 2022ء)

نائیجر کی صدر لجنہ نے بتایا کہ نیشنل تربیتی کلاس کے موقع پر لجنہ کو تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ دلائی گئی تو لجنہ نے اسی وقت چندہ دینا شروع کر دیا حالانکہ اس وقت صرف توجہ دلائی گئی تھی مگر لجنہ کا کہنا تھا کہ نہیں! ہم ابھی ادا کریں گی۔ اور اس وجہ سے ایک بڑی رقم جمع ہو گئی۔

(خطبہ جمعہ 4 نومبر 2022ء)

سامعات! جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہناؤ (Hanau) میں تحریک جدید کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ سیمینار ختم ہوتے ہی ایک دوست اپنی بیگم کا زیور لے کر دفتر تحریک جدید آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ سیمینار ختم ہونے کے بعد ہم واپس گھر جا رہے تھے تو مَیں نے اپنی بیگم سے کہا کہ میں

نے تو اپنا وعدہ لکھوا دیا ہے۔ کیا تم نے بھی کوئی وعدہ لکھوایا ہے؟ اس پر وہ کہنے لگی کہ میں نے قرآن کریم کی تعلیم لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے مطابق قربانی پیش کی ہے۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے اپنی شادی کا زیور تحریک جدید میں دے دیا۔

لاہور کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کا تحریک جدید کا وعدہ معیاری تھا۔ امیر تھیں، صاحب حیثیت تھیں لیکن پھر بھی جب انہیں ٹارگٹ پورا کرنے کے حوالے سے مزید دینے کی درخواست کی تو فوراً اٹھ کر کمرے میں گئیں اور زیورات کا ایک ڈبّہ لے آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی راہ میں ہی دینا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے وزنی کڑے نکالے اور تحریک جدید میں پیش کئے۔

الغرض جرمنی کی دسیوں مساجد، سرینام، ناروے، فرانس، گوئٹے مالا اور کس کس ملک کا نام لوں اب تو ہر جگہ کی مساجد کی تعمیر میں لجنہ ممبرات کا ہاتھ موجود ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں تقریباً ہر جگہ لجنہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنا حصہ چندوں میں ادا کرتی ہے اور کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

بعض ملکوں میں تو بعض دفعہ خدام اور انصار کو توجہ دلانی پڑتی ہے کہ لجنہ قربانی میں بڑھ گئی ہے۔ آپ لوگ بھی اس کے مطابق ادا کریں۔“

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خواتین میں بھی دینی ضروریات کی خاطر اپنا زیور پیش کرنے کی بے شمار مثالیں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والی احمدی خواتین کی یہ روح، یہ قدر مشترک ہے کہ دین کی خاطر اپنا پسندیدہ زیور قربان کرنا ہے اور یہ آج صرف احمدی خواتین کا ہی خاصّہ ہے۔“

(خطبہ جمعہ 4 نومبر 2022ء)

پیاری بہنو! مختلف قبیلے، مختلف لوگ، مختلف قومی، مختلف زبانیں لیکن قربانی کرنے کی روح اور سوچ ایک ہے۔ یہ اِکائی ہے۔ یہ قربانی کے معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا فرمائے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ؔ کس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکر و سپاس

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود، عائشہ چوہدری)